اسلامک اکنامک فورم

بسم اللہ الرحمان الرحیم

بیٹکوئن کی شرعی حیثیت کے متعلق منتدی الاقتصاد الاسلامی کا بیانیہ

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

تعارف:

"اسلامک اکنامک فورم" سوشل میڈیا ایپ 'واٹس ایپ' پر، علمی و فنی گفتگو کیلیے مختص ایک انٹر نیشنل گروپ ہے، جو شیخ محمد خالد حسنی نے 2016 ء میں بنایا تھا۔ گروپ کے اراکین میں علماء ،شریعہ ایڈوائزرز، ماہرین اقتصادیات، پروفیسر حضرات اور اسلامی مالیاتی اداروں سے وابستہ پریکٹیشنرز ،اطراف عالم سے شامل ہیں۔ فورم میں اسلامک فاینانس کے متعلقہ تمام مالیاتی اروں بشمول ریگولیٹری اداروں کی نمائندگی ہے۔"اسلامک اکنامک فورم" کے عربی اور انگریزی زبان کے الگ گروپس ہیں جن کو چلانے کیلیے درج ذیل انتظامیہ کمیٹی بنی ہوئی ہے؛

- الشیخ الدکتور عزنان حسن (چیئرمین منتظمہ کمیٹی)
- الشیخ الدکتور عبد الباری مشعل (مدیر عربی گروپ)
- الشیخ اشرف جمعہ علی (مدیر انگریزی گروپ)
- الشیخ الدکتور محمد برھان اربونا
- الدكتورة سارة القحطاني
- الشیخ الدکتور محمد ایمان ساسترا
- الشیخ سراج یاسینی
- الشیخ ابراھیم موسی تیجانی
- الشیخ الدکتور عبد الرزاق کابا
- الشیخ محمد خالد حسنی (بانی اسلامک اکنامک فورم)

اسلامک اکنامک فورم میں اسلامی بینکاری و فائنانس اور مالیاتی و اقتصادی امور کے مختلف مسائل و موضوعات پر طویل علمی بحث و گفتگو کی جاچکی ہے، اس بحث ومباحثہ کو افاہ عام کیلیے ایک ہی فائل میں ضبط و ترتیب بھی دیا جاتا ہے جو بین الاقوامی شریعہ ریسرچ اکیڈمی برائے

اسلامک اکنامک فورم

اسلامک فائنانس ، ملائیشیا کی ویب سائٹ اور اقتصاد و مالیات اسلامی کے انسائیکلو پیڈیا پر بھی نشر ہوچکے ہیں۔

فورم کے مقصد موضوع جومحل گفتگو ہوتا ہے اس کے متعلق حکم شرعی کا صدور یا فتوی جاری کرنا نہیں بلکہ مقصد محل نزاع کو بیان کرنا، اور اس پہ جو شرعی آراء متفرع ہوسکتی ہیں ، کو بیان کرنا اور کامل آزادی کے ساتھ علماء و اہل اختصاص کے مابین اپنی رائے کا اظہار کرنااور موضوع کے متعلق نئی آراء وفتاوی کی جستجو کرنا اور اس پر مناقشہ کرنا ہے۔

مخفی ڈیجیٹل کرنسی میں سے جو زیادہ مشہور کرنسی ہے جوکی بٹکوئین کے نام سے جانی جاتی ہے، کے موضوع پر ہونے والا مباحثہ و مناقشہ ، فورم میں ہونے والے مباحثوں میں سے ایک اہم مباحثہ ہے جو 13 نومبر 2017 سے شروع ہو کے 11 جنوری 2018 تک جاری رہا۔ مباحثہ میں متعدد سوالات کا جواب جاننے کی کوشش کی گئی تاکہ بٹکوئین پر کامل واقفیت حاصل ہوسکے ، اس کی ماہیت، صفات اور اس کے بنیادی خصوصیات کے اعتبار سے، نیز اس ڈیجیٹل کرنسی بٹکوئین کے نقدی (عام کرنسی) کی جگہ استعمال ہونے اور اس پر متفرع ہونے والی شرعی آراء کی آگاہی ہوجائے۔ اس بیانیہ کا مرجع ،فورم (منتدی الاقتصاد الاسلامی) میں ہونے والے مباحثہ کو مرتب و منضبط کردہ فائل ہے (جو عنقریب بین الاقوامی شریعہ ریسرچ اکیڈمی برائے اسلامی فنانس مالیشیا اور موسوعہ الاقتصاد والتمویل الاسلامی کی ویب سائٹ پر نشر کی جائے گی)۔

منتدی الاقتصاد الاسلامی میں ہونے والی بحث و گفتگو اسلامی مالیات و اقتصاد کے میدان میں بیٹکوئین کو موضوع پر پہلی مفصل و مدلل مباحثہ و مناقشہ ہے، اور یہ بیانیہ اپنے موضوع کے لحاظ سے اولین اجتماعی کاوش ہے جو فورم کی تاسیس کے دو سال مکمل ہونے پر جاری ہوا۔ درحقیقت یہ ایک منفرد کاوش ہے جو اسلامی مالیاتی اداروں اور اقتصاد اسلامی کے درمیان فورم کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

اس بیانیہ اور اس کے مندرجات کا علمی جائزہ و ترمیم 33 علماء و ماہرین پر مشتمل چار علمی کمیٹیوں کے ذریعے انجام پزیر ہوا، ذیل میں چاروں کمیٹیوں کے ارکان کی تفصیلی فہرست دی گئی ہے:

علمی کمیٹی کے نگراں : فضیلہ الدکتور الشیخ عبد الباری مشعل

علمی کمیٹی (1)

1۔ الشیخ مفتی ارشاد احمد اعجاز 2 ۔ الشیخ الدکتور عبد الباری مشعل 3 ۔ الاستاذ رسلان صابر زیانوف 4 ۔ الدکتورۃ سارہ القحطانی 5 ۔ الشیخ مفتی خالد حسنی

6۔ الشیخ الدکتور محمد قراط 7۔ الدکتورمعتز ابو جیب 8۔ الدکتور موسی آدم عیسی 9۔ نافذ الھرش

علمی کمیٹی نمبر 2

اسلامک اکنامک فورم

10۔ الشیخ الدکتور عزنان حسن 11۔ الشیخ اشرف جمعہ علی 12 ۔ الشیخ ابراہیم موسی تیجانی 13۔ الدکتور محمد ایمان ساسترا 14۔ الشیخ خالد حسنی

15۔ الشیخ سراج یاسینی 16۔ الشیخ الدکتور عبد الباری مشعل 17 ۔ الشیخ الدکتور محمد برهان اربونا 18 ۔ الدکتور عبد الرزاق کابا

علمی کمیٹی نمبر 3

19۔ الدکتور احمد العیادی 20۔ الشیخ الدکتور اسید کیلانی 21۔ الدکتور اشرف ہاشم 22۔ الدکتور سعید بوهراوة 23 ۔ الدکتور عبد اللہ قربان 24۔ الدکتور فیاض عبد المنعم 25 ۔ الدکتور عبد الباری مشعل 26 ۔ الشیخ الدکتور طہ کرعان 27 الدکتورہ مرجان محمد 28 ۔ الشیخ خالد حسنی

علمی کمیٹی نمبر 4

29۔ الشیخ الدکتور خالد السیاری 30۔ الدکتور عبد الرحمن الحلو 31۔ الشیخ الدکتور عروہ عکرمہ صبری 32 ۔ الدکتور عبد اللہ الزبیر 33۔ الدکتور عز الدین بن الزغیبہ 34۔ الدکتور محمد الصخری 35 ۔ الشیخ الدکتور عثمان شبیر 36۔ الدکتور محمد نوری 37۔ الدکتور یونس الصوالحی 38۔ الدکتور عبد الباری مشعل 39۔ الشیخ مفتی خالد حسنی

بیان کے متن کی طرف بڑھنے سے پہلے میں تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں چاروں علمی کمیٹیوں کے ارکان کا، اور فورم کے تمام ارکان جنہوں نے اس موضوع پر مکالمہ میں کسی بھی طرح کا حصہ لیا۔ اور فورم کی منتظمہ کمیٹی بشمول فورم کے بانی ، فورم کے انتظام و انصرام میں مسلسل کوشوں پر لائق شکر و تقدیر ہیں۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمدلله رب العالمين

د۔ عبد الباری مشعل

مدیر منتدی الاقتصاد الاسلامی

اسلامک اکنامک فورم

مترجم:

احسان اللہ آغا

PhD. Scholar at IIUM Malaysia

محمد ابوبکر

MSc in Islamic Finance at INCIF Malaysia

نظرِ ثانی:

مفتی ارشاد احمد اعجاز

Chairman Shariah Board, Bank Islami

اسلامک اکنامک فورم

یہ رپورٹ درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہے:

بٹ کوائن سے متعلقہ سوالات۔

بٹ کوائن کی فنی خصوصیات۔

بٹ کوائن سے متعلق فتاویٰ۔

بٹ کوائن سے متعلق شرعی نقطہ نظر۔

بٹ کوائن سے متعلق مکالمہ کے سوالات۔

پہلا سوال: بٹ کوائن ماہیت کے لحاظ سے نقود حقیقی (Commodity Money)میں سے ہے یا نقود فرضی (Fiat Money)؟، مالی حق (Financial Right) ہے یا پھر محض ایک خدمت(Service) ؟

اس سوال کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ:

ماہرین معیشت کرنسی کو دو انواع میںتقسیم کرتے ہیں: پہلی قسم نقودِ حقیقی(Commodity Money) کی ہے۔ ان سے مراد وہ نقود ہیں جن کی اپنی ذاتی قیمت (intrinsic value) ہوتی ہے جیسے سونا، چاندی ، دھاتی سکے، اور ایسےکرنسی نوٹ(Representative Money) جن کی پشت پر سونا ہوتا ہے۔ دوسری قسم نقودِ فرضی(Fiat Money)کی ہے۔ ان سے مراد وہ نقود ہیں جن کی اپنی ذاتی کوئی قیمتنہیں ہوتی، بلکہ ان کی قیمت دو خارجی عوامل کی وجہ سے ہوتی ہے: ایک ریاست کی پشت پناہی و ضمانت اور دوسرا عوام کا اعتماد وبھروسہ۔ اس میں رائج الوقت کاغذی کرنسی اور اس کی متبادل الیکٹرانک کرنسی شامل ہیں۔ نقود کی اہم خاصیت یہ ہے کہ وہ liquidityکی ضرورت پوری کرتے ہیں، یعنیتجارتی بل، قرضہ یا کوئی

بھی مالی ذمہ داریادا کرنے یا نقد خریداری کیلئے بطور جنسِ مبادلہ مقامی اور بین الاقوامی سطح پر سرکاری طور پہ قابل قبول ہوتے ہیں۔

کرنسی کی اس تقسیم کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بٹ کوائن ایک ایسی کرنسی ہے جس کی پشت پر کوئی اثاثہ، خدمت یا مالی حق ہے؟ کیا تبادلی قیمت یا منفعت(exchange value or benefit) کے علاوہ بٹ کوائن کی اپنی کوئی ذاتی قیمت بھی ہے؟ اور کیا مائننگ کے اخراجات کو اس کی ذاتی قیمت کا حصہ شمار کیا جاسکتا ہے؟

دوسرا سوال: اگر بٹ کوائنکا کسی ملکیکرنسی میں تبدیل کرنا ممکن نہ ہوتو کیا یہ تبادلی قیمت کاحامل ہوگا؟

اس سوال کا مقصد یہ ہےکہ بٹ کوائن فی الحال کنورژن کیلئے ڈالر، یورو اور دیگر فیئٹ کرنسیوں کی سخت محتاج ہے۔ لیکن ایکسوال پیدا ہوتا ہے کہ بٹ کوائن کو اگر کسی کرنسی جیسے ڈالر یا یورو میں تبدیل کرنا ممکن نہ رہےتو اس کی اپنی کوئی ذاتی قیمت رہے گی؟جبکہ دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض شاپنگ سینٹرز میں بٹ کوائن کے ذریعہ حقیقی خرید وفروخت ہوتی ہے (کسی کرنسی میں تبدیل کیے بغیر) اور بعض ممالک میں اس کے ذریعہ حکومتی ٹیکس بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اس پہلو کو واضح کرنا ضروری ہے تاکہ شرعی حیثیت واضح ہوسکے۔نیز ایک سوال بٹ کوائن کی کی تقییم (pricing) سے متعلق بھی اٹھایا جاتا ہے کہ کیا اس کی قیمت کے اتار چڑھاو کا تعلق رسد وطلب(Supply and Demand) سے ہے یا اس میں دیگر عوامل بھی کارفرما ہیں؟ اور اس کو قمار اور سٹہ سے کیسے الگ کیا جاسکتا ہے؟

تیسرا سوال: بٹ کوائن اور بلاک چین (block chain) ٹیکنالوجی کے درمیان کیا مناسبت ہے؟

اس سوال کا مقصد یہ ہےکہ :

بلاک چین (block chain) ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو کہ الیکٹرانک تصدیق و توثیق اور انفارمیشن سیکورٹی میں استعمال ہوتی ہے۔ بٹ کوائن کی ٹرانزیکشنز میں بھی یہی ٹیکنالوجی استعمال ہوتی ہے۔ بعض اوقات بلاک چین (block chain) اور بٹ کوائن میں لوگ فرق نہیں کرپاتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ا ن دونوں کے درمیان فرق کو واضح کیا جائے اور بلاک چین (block chain) ٹیکنالوجی کے بٹ کوائن پر مرتب ہونے والے اثرات کو صحیح طرح سمجھا جائے۔

چوتھا سوال: بٹ کوائن کرنسی ہے یا زر؟

اس سوال کا مقصد یہ ہےکہ :

بعض فائنانس اور اقتصاد کی کتابوں میں دونوں اصطلاحات کے درمیان فرق کیا گیا ہے۔ زر یا نقد اُسے کہتے ہیں جس کی ذاتی قیمت ہوتی ہے جیسے معدنی نقود۔ جبکہ کرنسی کی اپنی ذاتی کوئی قیمت نہیں ہوتی، جیسے ڈالر۔ اور بعض مراجع میں کرنسی کی قوتِ خرید purchase valueکو نقود سے تعبیر کیا گیا ہے۔ نقود اور کرنسی کے درمیان ایک اور فرق "قانونی اعتراف" ہے، یعنی کرنسی قانونی طور پر تسلیم شدہ آلہ مبادلہہوتی ہے، جبکہ نقود کے لئے ایسا ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس نقطہ نظر سے نقود کرنسی سے عام ہونگے۔ کیونکہ نقود کو آلہ تبادلہ کے طور پر استعمال کرنے کے لئے ان کا قانونی طور پر قبول ہونا ضروری نہیں ہے۔

پانچواں سوال: بٹ کوائن کے اندر وصفِ نقدیت یا ثمنیت کس جہت سے آتا ہے؟

اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ :

کسی چیز میں وصف نقدیت یا ثمنیت تین طریقے سے پیدا ہوتا ہے: (۱) عرفِ عامcustom، (۲) ریاست کا اس عرفِ عام کو تسلیم کرنا یعنی (Legal

Tender) قرار دینا(۳) حکومت کی طرف سے کرنسی جاری کرنا(Currency Issuance)۔تاریخی شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ نقودِ حقیقی میں وصفِ نقدیت مذکورہ بالا طریقوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک نقودِ فرضی کا تعلق ہے جیسے رائج الوقت کرنسیاں، ان میں وصفِ ثمنیت مذکورہ بالا طریقوں کے بجائے اعتماد سے پیدا ہوا ہے اور یہ اعتماد دراصل ریاستی پشت پناہی اور تجارتی معاملات میں ان کے رواج اور قبولیت کا نتیجہ ہے۔

جبکہ بٹ کوائن کی نہ تو ذاتی کوئی قیمت ہے اور نہ ہی کسی حکومت نے اس کا اجرا کیا ہے۔ البتہ بلاک چین ٹیکنالوجی کی بدولت اس کی کچھ خاصیتیں ضرور ہینجن کی بدولت اس پر اعتماد کیا جاتا ہے، جیسے بین الاقوامی سطح پر تیز رفتار لین دین کی صلاحیت، مضبوط حفاظتی نظام سے لیس اور قانونی اداروں کی نظر سے پوشیدگی ۔کسی ریاستی اعتراف کے بغیر بٹ کوائن خور بخود تدریجی طور پر آلہ مبادلہ بنتا چلا گیا اور آہستہ آہستہ لوگوں نے اس کے ذریعہ خرید وفروخت شروع کردی۔اب بالآخر کچھ ممالک نے اس کو قانونی طور پر قبول کرلیا ہے اور اس کے ذریعہ حکومتی ٹیکس ادا کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔

چھٹا سوال: بٹ کوائن اور غیر قانونی کرنسی کے درمیان کیا تعلق ہے؟

بلاک چین ٹیکنالوجی کی بدولت بٹ کوائن بنیادی طور پر تین خصوصیات کی حامل ہے۔ پہلی چیز رازداری: بٹ کوائن کے لین دین میں کسی تیسرے فریق کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا یعنی یہ (peer to peer) ہوتی ہے۔ دوسری چیز سیکورٹی: اس کا چوری کرنا بہت مشکل ہے۔ تیسری خصوصیت تیز رفتاری: اس کا لین دین مروجہ ذرائع مبادلہ کی بنسبت کافی تیز رفتاری سے انجام پاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس میں لین دین کرنے والے اورمائننگ کرنے والے مکمل طور پر پوشیدہ رہتے ہیں۔ لیکن انہی خصوصیات کی وجہ سے بٹ کوائن

ٹیکس چوری ، قمار اور منی لانڈرنگ جیسے غیر قانونی اور غیر شرعی مقاصد کے لیے بھی استعمال ہونے لگا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ ان غیر قانونی استعمالات کا بٹ کوائن کی شرعی حیثیت پرکیا اثر پڑے گا ۔

بعض ممالک میں شائع ہونے والی سرکاری رپورٹس نے بٹ کوائن کو موجودہ شکل میں انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ گذشتہ ماہ ستمبر ۲۰۱۷ میں بٹ کوائن کی قیمت انتہائی تیزی سے گری۔ مثال کے طور پر تیرہ ہزار ڈالر سے بیس ہزار ڈالر تک پہنچنے کے بعد واپس تیرہ ہزار سے نیچے پہنچ گئی۔ کیا مذکورہ بالا غیر قانونی استعمالات اور مبینہ خطرات بٹ کوائن کے لیے ذاتی اوصاف کا درجہ رکھتے ہیں؟ اورکیا ان سے بٹ کوائن کے حکمِ شرعی پر فرق پڑے گا؟

دوسرا حصہ: بٹ کوائن کی فنی خصوصیات۔

عام طور پر مختلف انواع کی کرنسیوں کے درمیان اس کی ماہیت ، بنیادی اوصاف اور طرقِ استعمال کی بنیاد پر فرق کیا جاتا ہے۔ ہمارے فورم (منتدی الاقتصاد الاسلامی) کے مکالمہ میں اٹھائے گئے سوالات کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

بٹ کوائن کی ماہیت:

بٹ کوائن دراصل ایک ڈیجیٹل اکائی ہے، اس کا کوئی مادی اور حسی وجود نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی کوئی ذاتی قیمت ہے۔ اس کی قیمت دراصل کچھ ممالک میں بطورِ آلہ مبادلہ اس کے استعمال اور رواج سے حاصل ہوئی ہے۔ اسی خاصیت کی بنیاد پر بٹ کوائن رائج الوقت کرنسی مثلا یور اور ڈالر کی صورت اختیار کر گیا ہے جن کے سونے اور چاندی سے تبدیل ہونے کی کوئی حکومت ضمانت نہیں دیتی۔ لیکن بٹ کوائن، معدنی نقودیا ان کے متبادل کاغذی کرنسی اور فلوس سے مختلف ہے کیونکہ اُنکی اپنی ذاتی قیمت ہوتی

ہے۔(اور بٹ کوائن کی اپنی ذاتی کوئی قیمت نہیں ہوتی)۔نیز بٹ کوائن موجودہ کاغذی نوٹ اور الیکٹرانک پیمنٹ سسٹم پے پال(PayPal) وغیرہ سے اس اعتبار سے بھی مختلف ہے کہ بٹ کوائن کے نظم ونسق چلانے کے لیے نہ کوئی اتھارٹی موجود ہے اور نہ ہی اس کا ملکی کرنسی کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔

بٹ کوائن کا اجرا:

بٹ کوائن کے یونٹس مائننگ کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں جوکہ کچھ مخصوص ریاضیاتی مسائل حل کرنے پر بطورِ انعام ملتےہیں۔اس سکے کی پروڈکشن اور سپلائی کو مائیننگ اور اس کے ہینڈلرز کو مائنرز کہتے ہیں۔ اس طرح تقریبا ہر دس منٹ بعد ایک نیا بٹکوائن وجود میں آتا ہے۔ یہ سلسلہ بٹ کوائن کا اکیس ملین پہنچنے تک جاری رہیگا۔ اصولی طور پر ہر فرد یا ادارہ بٹ کوائن کی مائننگ کر سکتا ہے۔ البتہ چونکہ آج کل مختلف گروپس آپس میں مل کر مائننگ پول بنا لیتے ہیں جس کی وجہ سے انفرادی طور پر بٹ کوائنمائننگ کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔بٹ کوائن کے اجرا کو کسی بھی ملک کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا، اس لحاظ سے یہ رائج الوقت کاغذی نوٹ سے مختلف ہے، کیونکہ کاغذی نوٹ کو حکومت جاری کرتی ہے۔

نومبر ۲۰۰۸ میں ایک مضمون ساتوشی ناکاموتو نامی شخص کی طرف سے شائع ہوا جس کو بنیاد بنا کر جنوری ۲۰۰۹ میں بٹ کوائن کا اعلان کیا گیا ۔ کہاجاتا ہے کہ یہ شخص موجودہ بٹ کوائن کے پانچ فیصد کا مالک ہے۔ انگلش میں شائع شدہ ایک رپورٹ (جس کو CNBCاور دیگر اداروں نے نشر کیا ہے) کے مطابق یہ مقدار اس نے ۲۰۰۹ اور ۲۰۱۰ کے دوران مائننگ کے ذریعے حاصل کی ہے۔ یاد رہے کہ بٹ کوائن ایک پوشیدہ کرنسی ہے اور بٹ کوائن رکھنے والے افراد کے بارے میں انٹرنیٹ پر کوئی معلومات دستیاب

نہیں ہوتیں۔ اور یہ بھی یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ ساتوشی کتنے بٹ کوائن کا مالک ہے جیسا کہ شائع شدہ رپورٹس نے بھی اس شک کا اظہار کیا ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق دنیا میں موجود کل سونے کی مقدار ۱۸۷ ہزار ٹن ہے جسکا4.3%یعنی آٹھ ہزار ٹن اس وقت امریکا کے پاس ہے۔ اس کا اگر بٹ کوائن سے تقابل کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فرد یا ادارہ تمام بٹ کوائن کے پانچ فیصد کا مالک ہوگا وہ اس قابل ہوگا کہ بٹ کوائن کی قیمت کنٹرول کرسکے۔ بٹ کوائن کے ذریعہ لین دین کرنے کے لیے کسی ثالث کا بطورِ ضامن اور نگران ہونے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ یہ بلا واسطہ فریقین کے درمیان انجام پاتا ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ اس طرح یہ بینکنگ سسٹم کو مالیاتی نظام سے بے دخل کردے۔

اگرچہ مائننگ کے لیے استعمال ہونے والے کمپیوٹر سسٹم اور برقی توانائی پر کافی خرچ آتا ہے لیکن اس کے باوجود اس سے بٹکوائن کی ذاتی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی اصل قیمت بطورِ آلہ مبادلہ استعمال ہونا ہے۔ جیسا دیگر رائج الوقت کرنسیوں کا حال ہےکہ ان کے اجرا اور نگرانی پر کافی خرچ آتا ہے، لیکن اس سے ان کی حقیقی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

بلاک چین ٹیکنالوجی:

بلاک چین ایک ٹیکنالوجی ہے جسے باہرہابروسٹورنٹ نے ۱۹۹۱ میں ڈیجیٹل سیکورٹی کے لیے متعارف کروایا تھا۔ اس لیے بلاک چین بذاتِ خود بٹ کوائن نہیں ، بلکہ بٹ کوائنکی ٹرانزیکشنز میں یہ ٹیکنالوجی استعمال ہوتی ہے۔ یہ حساب کتاب(اکاونٹنگ) کے ایک رجسٹر کی مانند ہے جس میں بڑی آسانی اور تیز رفتاری کے ساتھ معلومات درج ہوجاتی ہیں۔ یہ تمام کھاتہ داروں کی رسائی میں ہوتا ہے، جس میں اضافہ تو کیا جاسکتا ہے لیکن سابقہ معلومات میں ردوبدل نہیں ہوسکتا۔ بلاک چین انتہائی شفاف ہوتا ہے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہرین کے مطابق اس میں ردوبدل ناممکن ہوتا ہےیہ رجسٹر

کئی بلاکس پر مبنی ہے اور ہر بلاک مختلف معلومات پر مشتمل ہے ۔ ہر نئے بلاک میں سابقہ بلاک کا ایک خفیہ کوڈ ہوتا ہے۔ بٹ کوائن کی صورت میں ۲۰۰۹ سے بننے والے تمام بلاکسکا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ بلاک میں کوئی بھی ردوبدل خفیہ کوڈ کو تبدیل کردیتا ہے جس کی وجہ سے تصدیق authorizationکا عمل ناکام ہوجاتا ہے۔ (اس طرح بٹ کوائنکی سیکورٹی برقرار رہتی ہے)۔بلاک چین انٹرنیٹ پر ہونے والی الیکٹرانک ٹرانزیکشن کو انتہائی محفوظ طریقے سے انجام دینے اور اور ریکارڈ کرنے کی ٹیکنالوجی ہے۔ ہیکنگ کے موجودہ طریقے سے اس کی سیکورٹی توڑنا تقریبا ناممکن ہے۔

موجودہ کاروبارِ تجارت میں معلومات کی حفاظت اور ذمہ داری ایک مرکزی ادارے کی طرف سے انجام پاتی ہے ۔ یہ ادارہ ہر لین دین کی نگرانی کرتا ہے جیسے بینک ایک متعین رقم کے عوض رقوم ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسفر کرتے ہیں۔ اور اسی طرح پراپرٹی رجسٹریشن کا ادارہ جو جائیداد کی خرید وفروخت کی نگرانی کرتا ہے۔اس کے برعکس چونکہ بلاک چین ٹیکنالوجی بطور ایک مرکزِ معلومات صرف دو فریقین کے درمیان (peer to peer) بلا واسطہ معلومات شیئر کرتی ہے اس لیے اس میں کسی واسطہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ معلومات کا تبادلہ وقتا فوقتا متعلقہ افراد یا اداروں کے کمپیوٹر سسٹم میں ہوتا رہتا ہے۔ یہ بلاک چین کی ایسی خاصیت ہے جس کی وجہ سے اس میں ردوبدل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اگرچہ کچھ ماہرین کے نزدیک ایسا ہونے کا امکان تو موجود ہے لیکن اس کا بظاہر کوئی مالی فائدہ نہیں ہوگا۔

اگرچہ فی الحال بلاک چین ٹیکنالوجی کا کوئی توڑ نہیں ہے ۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں ٹیکنالوجی بہت تیزی سے ترقی کررہی ہے اس لیے اس کے مستقبل کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ ٹیکنالوجی کی یہ دن بدن ترقی بٹ کوائن کی سیکیورٹی کے لیے خطرہ ثابت ہوسکتی ہے۔

اسلامک اکنامک فورم

کسی مرکزی ادارے کی نگرانی نہ ہونے کی وجہ سےبلاک چین کے ذریعہ مالیاتی لین دین (رقوم کی منتقلی یا جائیداد کی خرید وفروخت) کو محفوظ بنانے کے لیے متعلقہ افراد کی تصدیق authorization درکار ہوتی ہے۔ تصدیق کا یہ عمل یا تو کچھ مختص افراد یا اداروں کے ذریعہ انجام پاتا ہے یا (نیٹ ورک میں موجود) کسی بھی شخص کے اوپر چھوڑ دیا جاتا ہے۔۔بٹ کوائن میں تصدیق کا عمل اس وقت مکمل ہوتا ہے جب اکثریت اس کو قبول کرے ۔

بٹ کوائن میں تصدیق authorization اور مائننگ کا عمل:

توثیق یا تصدیق کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بٹ کوائن کی منتقلی ایک فرد سے دوسرے فرد کی طرف صحیح طریقہ سے ہوئی ہو۔ تصدیق کا یہ عمل کمپیوٹر سافٹ ویئرز کے ذریعے ریاضی کے کچھ مسائل حل کرنے کے ذریعہ ہوتا ہے۔

بٹ کوائن کی منتقلی کے عمل کے نتیجہ میں خاص قسم کی ریاضیاتی قیمتیں خود بخود تخلیق ہوتی ہیں جنہیں پہلے سے متعین algorithms کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے[1]۔ یہalgorithms ہر دفعہ ایک علامت (hash) تخلیق کرتا ہے۔ اس سارے عمل کو دہرایا جاتا ہے تاکہ بٹ کوائن کے اصول کے مطابق ایک خاص hash کو دریافت کیا جاسکے۔ یہ hash دراصل تین چیزوں کا مجموعہ

---

[1] اس کرنسی کی بیک پر کوئی اکانومی یا اکنامک انڈیکٹر نہیں جس کے تحت کرنسی چھاپنے کا کوئی ضابطہ بنایا جا سکتا اسلئے انہوں نے ایک ایسا میتھمیٹیکل نظام وضع کیا ہے جو فارمولے کے ذریعے انسکرپشن، بلاک چین سسٹم اور کریپٹو گرافی کی مدد سے سکے جنریٹ کرتا ہے۔
جیسے جیسے سسٹم جنریٹڈ الوگرتھمک فارمولے آپ حل کرتے جائیں گے تو انسکرپشن یعنیکندہکاری کے ذریعے سسٹم اپنے ڈیٹا بیس میں ایک سکے کی شکل بناتا جائے گا، جب آپ ایک مخصوص تعداد میں فارمولے حل کر دیں گے تو سکہ مکمل ہو جائے گا۔
پھر بلاک چین سسٹم اس سکے پر ایک سیریل نمبر لگائے گا اور اسے مرکزی لیجر اور اس کی کاؤنٹر اینٹری اس کے مالک کے انفرادی اکاؤنٹ میں پوسٹ کر دے گا، یوں پروڈکشن اور سپلائی کا ایک بلاک بن جائے گا، پھر دوسرا اور تیسرا، پھر جو لوگ آپس میں لین دین کریں گے ان کے بھی بلاکس بنتے چلے جائیں گے کہ کونسا سکہ کب پیدا ہوا، کس کو ملا، اس نے آگے کس کو دیا وغیرہ، بلاک چین سسٹم سے اسی طرح تمام ٹرانزیکشنز کی منی ٹریل ترتیب پاتی جائے گی، بنیادی طور پر یہ مرحلہ اکاؤنٹنگ کا جنرل لیجر لکھنے جیسا ہے۔
پروڈکشن کرنیوالوں کے سامنے صرف الوگرتھمک فارمولے ہوتے ہیں باقی کا سارا عمل بیک گراؤنڈ میں آٹومیٹک ہو رہا ہوتا ہے تاکہ کوئی ڈیٹابیس کی معلومات نہ دیکھ سکے کہ کونسے سکے کا سیریل نمبر کیا ہے، وہ کس کی ملکیت ہے اور کہاں رکھا گیا ہے اسلئے اس نظام کو خفیہ کاری یا کریپٹو گرافی کہتے ہیں، اسی مناسبت سے یہ کریپٹو کرنسی کہلاتی ہے

ہوتا ہے : (۱) تمام موجودہ بلاکس کی قیمت (۲) سابقہ بلاکس کا (hash) اور (۳) اس تجربہ اور تخمینسےحاصلہونےوالاایکخاصنمبر۔ چونکہ موجود بلاکس کی معلومات اور سابقہ بلاکس کے (hash) سب کے لیے دستیاب ہوتے ہیں، مائننگ کرنے والے ان تمام (hash) کو جمع کرکے بٹ کوائن کے نظام کے مطابق مخصوص ویلیوز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو طے شدہ ریاضی کے قواعد کے موافق ہوں۔ (تاکہ نیا بٹ کوائن دریافت کرسکیں)۔

فی الحال تقریبا ہر ۱۰ منٹ بعد ایک (hash) دستیاب ہوتا ہے ۔ ماہرین کے مطابق (hash) کو حاصل کرنے کے بعد اس کے اصلی ہونے کا پتہ لگانا آسان کام ہے، اور یہی بٹ کوائن کاوہ کمزور وصف ہے جس کے ذریعے دوسرے مائننگ کرنے والے اس میں اپنی مرضی سے ردوبدل کرسکتے ہیں۔

نئے بٹ کوائن کی اکائیاں تدریجی طور پر کم ہوتی جاتی ہیں اور نئے (hash) کے بننے کا عمل خود بخود مشکل ہوتا جاتا ہے تاکہ نیا بننے والا بلاک اوسطا دس منٹ میں بن سکے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مائننگ میں افراط وتفریط نہ ہو اور سسٹم کو طاقتور کمپیوٹر کے ذریعہ ہیک (hack) ہونے سے بچایا جاسکے ۔ مذکورہ بالا ریاضیاتی عمل بہت ایڈوانس سافٹ ویئرز کے ذریعہ انجام پاتا ہے جنہیں چلانے کے لیے بجلی پر کافی لاگت آتی ہے۔

نیا بٹ کوائن بطورِ انعام صرف اسی شخص کو ملتا ہے جس نے سب سے پہلے درست معلومات کو ایک بلاک میں جمع کیا ہو جسے بعد ازاں دیگر بلاک کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے تاکہ بٹ کوائن کی منتقلی ممکن ہوسکے۔ واضح رہے کہ مائننگ کرنے والوں میں نیا بٹ کوائن صرف اس شخص کو ملتا ہے جس نے سب سے پہلے ریاضیاتی مسئلہ حل کیا ہو ، باقی توثیق اور تصدیق کرنے والے افراد کو نتیجہ میں کچھ نہیں ملتا ، اس طرح ان کی ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔

درست جواب کی تلاش میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش ایک طرف تو افراد کو مائننگ پر آمادہ کرتی ہے اور دوسری طرف مائننگ کے عمل کو بھی تیز کرتی ہے۔

یہ نظام اپنے قواعد کے مطابق ہر بلاک کے مکمل ہونے پر بٹ کوائن کی اکائیاں تخلیق کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ مطلوبہ مقدار تک پہنچ جائے۔ ان اکائیوں کا مالک وہی شخص بنتا ہے جو بلاکس بننے کے عمل کی توثیق کرسکے اور یہ عمل بھی اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ مائننگ مقرر شدہ حد تک نہ پہنچ جائے۔ اس کے بعد وہی شخص بٹ کوائن کرنسی کا مالک بنتا ہے جو سب سے پہلے تصدیق کے عمل میں کامیاب ہوجائے۔ گزشتہ تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ مائننگ دراصل توثیق کے عمل کانتیجہ ہے اور یہ عمل ۲۱ ملین بٹ کوائن کے دریافت ہونے تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد نئے بٹ کوائن دریافت نہیں ہوسکیں گے، بلکہ مائننگ کرنے والے توثیق وتصدیق کے عمل کے ذریعہ نئے بلاکس بنا کر کرنسی حاصل کرسکیں گے۔

بٹ کوائن کی فنی خصوصیات:

بٹ کوائن کے پروٹوکول کو اس وقت تک تبدیل نہیں کیا جاسکتا جب تک تمام استعمال کرنے والے اس پر متفق نہ ہوں ۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ نئے بٹ کوائن کو تخلیق کرنے کے لیے متعلقہ افراد کی رضامندی لازمی ہوتی ہے ، اس لیے اس کو تبدیل کرنے کے لیے بھی اکثریت کی رضامندی شرط ہے۔

کسی ادارہ کی جانب سے بٹ کوائن کے عالمی نیٹ ورک اور اس کے نظام کو کنٹرول کرنا عملی طور پر نا ممکن ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ مالی طور پر مستحکم کوئی ادارہ مائننگ سافٹ ویئرز میں سرمایہ کاری کرکے بٹ کوائن نیٹ ورک کے آدھے حصہ پر کنٹرول کرسکے۔ اس طرح یہ ادارہ آخر میں ہونے والے ایسے بٹ کوائن کے لین دین پر اپنا تسلط قائم کرسکتا ہے۔ البتہ اس

بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ وہ ایسا تسلط واقعی حاصل بھی کرسکے گا ، کیونکہ اس کے لیے اتنی سرمایہ کاری درکار ہے جتنی سرمایہ کاری دنیا بھر میں مائننگ کرنے والوں نے کی ہے۔

دیگر ذرائع مبادلہ کی طرح بٹ کوائن کے استعمال کو محدود کیا جاسکتا ہے۔ بٹ کوائن بہت سارے اغراض ومقاصد کے لیے ہوتا ہے جس میں کچھ قانونی اور کچھ غیر قانونی ہیں۔ البتہ ان کے استعمال کو بھی کچھ اصولوں کے تحت کنڑول کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ صورتحال میں بٹ کوائن ٹیکنالوجی استعمال کرنے والوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اگر کوئی حکومت بٹ کوائن پر پابندی لگانا چاہے تو ممکن ہے یہ اس کی لوکل مارکیٹ میں ترقی کے روکنے اور دوسرے ممالک میں اپنی مصنوعات کو منتقل کرنے کا رکاوٹ کا ذریعہ بنائے۔

بٹ کوائن کی مقررہ تعداد:

بٹ کوائن کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس کا ۲۱ ملین تک ہی اجرا ہوسکتا ہے. لیکن یہ کوئی مسئلہ نہیں، کیونکہ ہر اکائی کو مزید ۸ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے(0.00000001 BTC) اور اس طرح بٹ کوائن کی اکائیوں کے ذریعہ مالیاتی معاملات کو انجام دیا جائے گا، جیسے millibitcoins یا 1mBTC وغیرہ۔

استعمالات:

بٹ کوائن کو ایک ایسی عالمی ڈیجیٹل کرنسی کے طور پر پیش کیا گیا تھا جو کسی ملک اور قانون کی بالادستی اور نگرانی کے بغیر اپنا خود ساختہ نظام مائننگ ، تصدیق اور رقوم کی متنقلی کی بنیاد پر چلائی جا سکے۔بٹ کوائن سے متعلق بعض حکومتوں کی جانب سے جو بیانات شائع ہوئے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض نے اسے قبول کیا ہے اور کچھ نے اس پر پابندی لگائی ہے ، جبکہ کچھ ممالک نے احتیاط کا موقف اختیار کیا ہےکہ اس میں

سرمایہ کاری نہ کی جائے جیسا کہ امریکہ کے کیپٹل مارکیٹ اور اسٹاک ایکسچینج نے وضاحت کی ہے۔ یہانیہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یورپی عدالت نے بٹ کوائن کے ذریعہ ٹیکس ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور اسی طرح سوئزر لینڈ کے شہر(Chiasso) شیاسو میں بھی اس کے ذریعہ ٹیکس ادا کیا جاسکتا ہے۔ جرمنی وہ پہلا ملک ہے جس نے بٹ کوائن کی قانونی حیثیت کو تسلیم کیا ہے اور اسے ایسا اثاثہ قرار دیا ہے جس پر ٹیکس لاگو نہیں ہوتا ۔

اسی پسِ منظر میں امریکہ کے شہر کولو راڈو (Colorado) میں وفاقی عدالت نے بٹ کوائن کے ایک کیس کی سماعت کی جس میں ایک شخص نے کریڈٹ پر کچھ بٹ کوائن خریدے تھے۔ ادائیگی کی تاریخ پر بٹ کوائن کی قیمت بہت بڑھ گئی اور خریدار نے ادائیگی کے دن کے ریٹ کے بجائے خریداری کے دن کے ریٹ پر قیمت ادا کرنے پر زور دیا۔ کئی سماعتوں کے بعد جج نے ادائیگی کے دن والے ریٹ پر قیمت ادا کرنے کا فیصلہ سنایا۔

دوسری طرف بہت سارے ممالک نے اپنی ڈیجیٹل کرپٹو کرنسی جاری کرنے کا اعلان کیا ہے ، تاکہ بٹ کوائن کے سدِ باب کے لیے ایک متبادل آلہ مبادلہ فراہم ہوسکے۔

عمومی طور پر بٹ کوائن زر یا کرنسی کی خصوصیات کا حامل ہے جیسا کہ آلہ مبادلہ ہونا، قیمت کو محفوظ کرنا، دیون کی ادائیگی اور بعض حالات میں حکومتی ٹیکس وغیرہ کی ادائیگی کا ذریعہ ہونا۔ بعض ماہرین کی رائے یہ ہے کہ کرنسی جاری کرنا حکومت کے ساتھ خاص ہے۔ اس لیے بٹ کوائن پر کرنسی کا اطلاق نہیں ہوتا، اگرچہ یہ بذاتِ خود ایک مال ہے۔ ترکی کے ادارہ برائے دینی امور نے جو فتویٰ جاری کیا ہے اس میں واضح طور پر حکومتی اجرا کے نہ ہونے کی وجہ سے بٹ کوائن کے مال ہونے کی بھی نفی کی گئی ہے۔

مائننگ گروپس:

مائننگ ایک بڑا منافع بخش کاروبار بن گیا ہے۔ اس لیے بہت سارے لوگوں نے مائننگ فارمز بنانے میں سرمایہ کاری کی ہے۔ ان فارمز میں سینکڑوں ایڈوانس قسم کے کمپیوٹرز ریاضیاتی مسائل کو حل کرنے میں مصروف ہوتے ہیں تاکہ بطورِ انعام بٹ کوائن حاصل کرسکیں۔ چونکہ سب سے پہلے حل کرنے والے کو بٹ کوائنحاصل ہوتا ہے اس لیے اب انفرادی کوشش کے بجائے کئی گروپس مل کر انٹرنیٹ کے ذریعہ مائننگ کرتے ہیں۔

باہمی تعاون اور گروپس بنانے کے مختلف طریقے ہیں۔ نئی کمپنی بنانا یا انٹرنیٹ پر پلیٹ فارمز کے ذریعہ رابطہ کرنا۔ مثلا کمپیوٹر یا موبائل سے سوشل میڈیا کے ذریعہ مائننگ میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے درمیان رابطہ کیا جاتا ہے تاکہ سب مل کر مخصوص سافٹ ویئرز کے ذریعہ ریاضیاتی مسائل کو حل کرسکیں۔ (لازمی نہیں کہ ہر دفعہ یہ کاوش کامیاب ہو ، اس لئے ضروری ہے کہ کمپیوٹر یا موبائل سسٹم بہت ایڈوانس اور تیز ہو۔)

مائننگ کے لیے مخصوص قسم کے کمپیوٹر بنائے گئے ہیں جو انتہائی تیز رفتار ہیں۔ اسی طرح (Cloud computing)نامی ٹیکنالوجی کے ذریعہ مائننگ کمپیوٹرز کو کرایہ پربھی لیا جاسکتا ہے۔

انٹرنیٹ پر بنے کچھ پلیٹ فارمز مخصوص شرائط کے ساتھ لوگوں سے مائننگ کے لیے فنڈز لیتے ہیں۔ کچھ ایسے پلیٹ فارمز کے بارے میں سننے میں آیا ہے کہ وہ جعل وفریب کے ذریعہ مائننگ گروپس کے نام پر لوگوں سے پیسے بٹورتے ہیں۔ گروپس میں موجود شرکا مائننگ سے حاصل ہونے والے منافع کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہر گروپ کی کرنسی، طریقہ شراکت اور منافع کی تقسیم کا طریقہ کار عام طور پر دوسرے گروپ سے مختلف ہوتا ہے۔

بٹ کوائن تجوری:

بٹ کوائن کو ایک مخصوص ڈیجیٹل تجوری میں محفوظ رکھا جاتا ہے جسے (e-wallet)کہتے ہیں، اس کے ذریعہ بٹ کوائن کی ادائیگی اور حصول کے

لیے ایک مخصوص چابی private key استعمال ہوتی ہے جس کے ذریعہ public key کی تک رسائی ممکن ہوتی ہے۔ درج ذیل میں ان تجوریوں کی مختلف اقسام ہیں:

۱۔ کمپیوٹر والٹ: اس کے ذریعہ کرپٹو کرنسیوں کو وصول اور بھیجا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ان تبادلات کو وصول کرنے کے لیے نئے titleاور اس کے مخصوس کوڈز (keys)بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

۲۔ موبائل والٹ: یہ کمپیوٹر کی طرح ہی ہے البتہ اس میں(near field communication)کی سہولت بھی ہوتی ہے جس کے ذریعہ بلا واسطہ اشیا کی قیمت ادا کی جاسکتی ہے۔

۳۔ ویب والٹ: اس میں انٹرنیٹ کے ایمیل کی طرح ایک اکاونٹ بنایا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا wallets کے برعکس ویب والٹ کی کمپنیاں اکاونٹ مالکان کی طرف سے والٹ کے سیکورٹی کوڈز (keys) محفوظ کرتی ہیں۔ اس سہولت کا فائدہ یہ ہے کہ private keyگم ہوجانے کی صورت میں والٹ کے مالک کو مشکل پیش نہیں آئیگی۔ لیکن اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ ہیکنگ کے ذریعہ کوئی بھی مطلوبہ معلومات کو حاصل کرکے والٹ سے کرنسی کو چرا سکتا ہے اور پھر اس کو واپس لوٹایا بھی نہیں جاسکتا۔

۴hardware wallets: یہ ایک مخصوص قسم کا چھوٹا سا آلہ ہے جس میں صرف بٹ کوائن کو محفوظ کیا جاسکتا ہے ، اس کے علاوہ یہ کسی اور کام کے لیے استعمال نہیں ہوتا ۔ اسی خاصیت کی بنیاد پر یہ کمپیوٹر ہیکنگ سے کافی محفوظ تصور کیا جاتا ہے ۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ محفوظ شدہ اموال کی احتیاطی کاپی بھی بناتا ہے تاکہ یہ آلہ گم ہونے کی صورت میں اس مال کو واپس حاصل کیا جاسکے۔

ٹریڈنگ پلیٹ فارمز:

عام طور پر بٹ کوائن کسی دوسری کرنسی کے بدلے ٹریڈنگ پلیٹ فارمز پر خریدے جاسکتے ہیں اور بلا واسطہ بٹ کوائن کے مالک سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اشیا کی خرید وفروخت اور مائننگ کے ذریعہ حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

بہت ساری انٹرنیٹ ویب سائٹس بھی ملکی کرنسی کے بدلے بٹ کوائن کی خرید وفروخت کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔ہر پلیٹ فارم پر فراہم کردہ سہولیات اور قواعد وضوابط ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض والٹ کی سہولت بھی فراہم کرتی ہیں۔ بٹ کوائن خریدنے کے بعد اس کو کرنسی میں تبدیل کرنے کے لیے بعض پلیٹ فارمز مخصوص شروط وقیود بھی لگاتے ہیں۔

لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان پلیٹ فارمز کو فوریکس مارکیٹ کی طرح سرمایہ کاری کے مواقع کے طور پر استعمال کرتی ہے تاکہ speculationکے ذریعہ بٹ کوائن کی قیمت میں اتار چڑھاو سے فائد ہ حاصل کریں۔ ایسے حالات میں بٹ کوائن کے مالکان ا س کو بطورِ آلہ مبادلہ استعمال کرنے میں کوئی غرض نہیں رکھتے۔

بٹ کوائن کے خطرات:

کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ فنی طور پر بٹ کوائن کی قیمت میں اتار چڑھاو اور غیر قانونی وغیر شرعی سرگرمیوں میں اس کا استعمال بہت سارے خطرات کو جنم دیتا ہے۔ جبکہ دیگر ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سب ایک عارضی صورتحال ہے ۔ یہ خطرات اگرچہ اقتصادی قوت کو متاثر کررہے ہیں لیکن ان کی وجہ سے بٹ کوائن کو بالکل بے فائدہ نہیں کہا جاسکتا۔ بٹ کوائن کے استعمال سے منسلک خطرات کو جانچنے کے لیے آسٹریلیا کے کچھ محققین نے تحقیق کی ہے، اس کے مطابق بٹ کوائن کا ۵۰ فیصد غیر قانونی

سرگرمیوں کے لیے استعمال ہورہا ہے (جیسے منشیات فروشی، جنس فروشی اور اسلحہ کی خرید وفروخت)۔

اس کے برعکس کچھ رپورٹ یہ بتاتی ہیں کہ بٹ کوائن کا استعمال غیر قانونی سرگرمیوں میں کم ہورہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے پاس ایسے آلات اور ٹیکنالوجی آگئی ہے جس کی مدد سے بٹ کوائن کے ذریعہ ہونے والی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کی شناخت کی جاسکتی ہے۔

سرکاری سطح پر صادر ہونے والے فتاویٰ جات کا خلاصہ:

ترکی کے ادارہ برائے دینی امور کا بٹ کوائن کی حرمت سے متعلق فتویٰ:

کرپٹو کرنسی نہ کسی مرکزی ادارے کے ماتحت ہے اور نہ ہی کوئی حکومت اس کی ضامن ہے۔ جس کی وجہ سے یہ speculation اور منی لانڈ رنگ کے لیے استعمال ہوسکتی ہے۔ اس وجہ سے اس کا لین دین مناسب نہیں ہے۔ اگرچہ ان فرضی کرنسیوں کو کچھ لوگ بطور آلہ مبادلہ بھی استعمال کرتے ہیں، لیکن چونکہ نہ تو اس پر کسی مرکزی مالیاتی ادارہ کے دستخط یا مہر ہے اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی گارنٹی ، اس لیے ان کو صراحتا مال شمار نہیں کیا جاسکتا۔ مزید برآں قیمت کے مسلسل اتار چڑھاو کے سبب یہ کرنسیاں speculationاور منی لانڈرنگ جیسے غیر شرعی سرگرمیوں میں بآسانی استعمال ہورہی ہیں۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر شرعی طور پر ان کرنسیوں کی خریدوفروخت مناسب معلوم نہیں ہوتی۔

فلسطین کے دار الافتا کا بٹ کوائن کی حرمت سے متعلق فتویٰ:

دار الافتا کے ذمہ داروں کی رائے یہ ہے کہ بٹ کوائن کی مائننگ حرام ہے، کیونکہ یہ غرر فاحش اور قمار پر مشتمل ہے۔ اسی طرح اس کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں، اس کی وجوہات یہ ہیں کہ اس کرنسی کو جاری

کرنے والا مجہول ہے، اس کی قیمت میں اتار چڑھاو بہت زیادہ ہے، اس کے والٹ کے کوڈز (keys)کو چرایا جاسکتا ہے اور یہ دھوکہ دہی اور فریب کا بڑا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس لیے نہ اس کی مائننگ جائز ہے اور نہ ہی اس کی خرید وفروخت۔

مصر کے دار الافتا کا بٹ کوائن کی حرمت سے متعلق فتویٰ:

بٹ کوائن کا تبادلہ، اس کی خریدوفروخت یا اس کا اجارہ کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ ریگولیٹری اداروں نے اسے بطورِ آلہ مبادلہ قبول نہیں کیا، اس لیے بٹ کوائن کے لین دین میں شریک ہونا منع ہے۔ اسی طرح اس کی دوسری کرنسی کے ساتھ تبادلہ ، قیمت اور جانچنے میں غرر، جہالت اور کھوٹ جیسے عناصر موجود ہیں۔

مصر کے مفتی اعظم سے منسوب بیانات میں حرمت کے درج ذیل اسباب ذکر کیے گئے ہیں:

۱۔ ڈیجیٹل سیکورٹی کے نظام کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۲۔ یہ حکومت کے مالیاتی نظام اور مرکزی بینک کے نظم وضبط میں خلل ڈالتا ہے۔

۳۔ یہ امن وامان قائم رکھنے والے اداروں سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے تاکہ غیر قانونی سرگرمیوں کو انجام دیا جائے۔

۴۔ داعش جیسی مسلح اور انتہا پسند تنظیمیں ، منشیات فروش گروہ اور منی لانڈ رنگ کرنے والے گروپ اس کو عدالت کی پکڑ سے بچنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

۵۔ یہ فریب اوردھوکہ دہی کا ذریعہ ہے۔

٦۔ یہ ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے جس کا لین دین صرف انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔

٧۔ یہ ایک فرضی کرنسی ہے جو نہ کسی مرکزی ادارے کے کنٹرول میں ہے، نہ اس کا مادی وجود ہے اور نہ ہی حقیقی طور پر اس کی لین دین ممکن ہے۔

٨۔ اس کے اندر جہالت کا عنصر ہے۔

٩۔ اس کے ذریعہ خرید وفروخت جائز نہیں اور نہ ہی اس کے ذریعہ کوئی معاملہ کیا جاسکتا ہے۔

١٠۔ اس کے پیچھے کوئی مرکزی ادارہ نہیں جو اس کا نظم ونسق چلاسکے۔

شرعی نقطہ نظر:

شرعی حکم پر اثر انداز ہونے والے عوامل:

بٹ کوائن کی ماہیت اور طریقہ کار کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے شرعی حکم پر درج ذیل عوامل اثر انداز ہوسکتے ہیں:

١۔ جاری کرنے والی جہت کا مجہول ہونا۔

٢۔ کرنسی کے طور پر اس کے مستقبل کا مجہول ہونا۔

٣۔ کسی گارنٹی دینے والے کا نہ ہونا۔

٤۔ حکومتی سطح پر نگرانی اور نظم کا نہ ہونا۔

٥۔ speculationکی بہتات اور قیمت کا غیر یقینی ہونا۔

٦۔ غیر قانونی سرگرمیوں میں بکثرت استعمال۔

٧۔ ان صفات کی وجہ سے بٹ کوائن کا مالِ متقوم نہ ہونا۔

بٹ کوائن میں کلی اور جزئی شرعی حکم کا مدار:

کچھ علمائے کرام کا موقف ہے کہ مذکورہ بالا اوصاف کا جمع ہونا ہی بٹ کوائن کی کلی طور پر حرمت کا سبب ہے اور یہ علی الاطلاق حرام ہے۔ جبکہ دیگر علمائے کرام کا کہنا یہ ہے کہ بٹ کوائن کی ماہیت سے متعلقہ اوصاف سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے اور جن اوصاف کا تعلق بٹ کوائن کی ماہیت کی بجائے خارجی استعمال سے ہے، اس پر جزئی طور پر شرعی حکم لگایا جائے گا۔ جیسا کہ speculationاور غیر شرعی معاملات میں اس کا استعمال کرنا، یا والٹ ، مائننگ یا ایجنسی کے ذریعہ اس میں سرمایہ کاری کرنا ۔ ان تمام حالات میں لین دین کی مختلف صورتوں اور شرائط کے مطابق اس پر شرعی حکم لگایا جائے گا۔مذکورہ صورتِ مسئلہ سے متعلق ممکنہ اقوال کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

شرعی اقوال:

بٹ کوائن کے بارےمیں دو رائے پائی جاتی ہیں، ایک جواز کی ہے اور دوسری حرمت کی ۔ ذیل میں ان دونوں اقوال کی شرعی بنیادوں کو اور ان پر مرتب ہونے والے عملی اثرات کو بیان کیا جاتا ہے۔

پہلا قول: جواز۔

اس قول کی بنیاد مالیت، نقدیت اور ثمنیت کے عنصر پر ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ :

١۔ معاملات میں اباحت اصل ہے۔

٢۔ مآل کے اعتبار سے بٹ کوائن ایک قیمتی مال ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ کرنسی ، اشیا اور خدمات کو خریدا جاسکتا ہے۔

٣۔ بالجملہ بٹ کوائن زر یا نقود کے وظائف ادا کرتا ہے اگرچہ یہ کسی حکومت کی طرف سے جاری نہیں کیا گیا ہے۔ اور شرعی واقتصادی نقطہ

نظر سے نقود کی کوئی ایسی تعریف نہیں ہے جس کی وجہ سے بٹ کوائنکو کرنسی تسلیم نہ کیا جائے۔

پہلے قول پر وارد ہونے والے اشکالات کا تجزیہ:

جواز کے قول پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ بٹ کوائن کی قیمت کا متزلزل ہونا، speculationاور غیر قانونی معاملات میں اس کا استعمال اور اجرا کرنے والے کا مجہول ہونا ایسے عناصر ہیں جو اس کرنسی کو حرام بناتے ہیں۔

جواب:

بٹ کوائن کی قیمت میں بکثرت اتار چڑھاو اور اس کی وجہ سے قیمت کا غیر مستقل ہونا ان اوصاف میں سے ہیں جو اس کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں نہ کہ اس کی اصلی حقیقت (ثمنیت) کو جیسا کہ عام طور پر کاغذی نوٹ اور شیئرز میں اس کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

غیر قانونی استعمال بٹ کوائن کی بنسبت ایک عارضی اور خارجی وصف ہے جو اس کی حقیقت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔جیسا کہ رائج الوقت بہت ساری کرنسیوں کا حال ہے جن کی نقل بھی بنائی جاسکتی ہے۔ (اسکے باوجود ان کی ثمنیت برقرار ہے)

دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کا غیر قانونی استعمال روبہ انحطاط ہے جیسا کہ اس رپورٹ میں کچھ تحقیقی مقالہ جات کا حوالہ سے یہ بات کہی گئی ہے۔

جاری کردہ جہت کا مجہول ہونا اور اسی طرح نگرانی اور نظم ونسق چلانے والے مرکزی اداروں کی پشت پناہی کا نہ ہونا اس کے حقیقی حکم (حکمِ کلی) کو متاثر نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کرنسی کو بنانے کے تمام اصول وضوابط نشر کیے گئے ہیں اور بلاک چین کے ذریعہ لین دین کرنے

والوں کے علم میں ہیں۔ اور حکومتی پشت پناہی سے جو بھروسہ اور اعتماد مطلوب ہے وہ بٹ کوائن کو بلاک چین ٹیکنالوجی استعمال کرنے کی وجہ سے حاصل ہوجاتا ہے۔

جواز کے قول کو اختیار کرنے کے درج ذیل عملی اثرات مرتب ہونگے:

بٹ کوائن حاصل کرنے کے لیے مائننگ اور تصدیق کا عمل جائز ہے، چاہے وہ براہِ راست کمپیوٹر سافٹ ویئرز کے ذریعہ ہو یا بالواسطہ کسی دوسرے کے کمپیوٹرز کو اجرت پر لے کر ا س مقصد کے لیے انہیں استعمال کیا جائے۔ البتہ والٹ یا ایجنسی کے ذریعہ مائننگ میں سرمایہ کاری کرنے کی صورت میں ہر کسی کو انفرادی طور پر اس کی شرائط کے مطابق دیکھا جائے گا تاکہ اس کی شرعی حیثیت معلوم کی جاسکے۔

رائج الوقت کاغذی نوٹ کے ذریعہ بٹ کوائن کی خرید وفروخت اور اشیا کی خریداری کے لیے اس کو بطور آلہ مبادلہ استعمال کرنا جائز ہے۔ اسی طرح دیگر کرپٹو کرنسی کے ساتھ اس کا تبادلہ بھی جائز ہے بشرطیکہ وہ کرنسی بھی اسی صفتِ جواز کی حامل ہو۔

بٹ کوائن کے دیگر کرنسیوں یا سونا چاندی کے ساتھ تبادلہ کی صورت میں اس پر احکامِ صرف بیع صرف کے احکام لاگو ہونگے۔[2] اور کرپٹو کرنسی کی ہر قسم کو الگ صنف شمار کیا جائے گا جیساکہ کاغذی نوٹ کی مختلف اقسام کو الگ الگ صنف شمار کیا جاتا ہے، اور اس سے حاصل شدہ نفع پر نقود کی زکاۃ کے احکام جاری ہونگے۔

دوسرا قول حرمت کا ہے، اور اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

۲۔ یاد رہے کہ برصغیر کے حنفی علما کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سونے اورچاندی کے علاوہ دیگر کرنسیاں فلوس کے حکم میں آتی ہیں لہذا ان کی خرید و فروخت میں ''صرف'' کے احکامات جاری نہیں ہوتے۔

مجموعی طور پر یہ وہ بنیادی اوصاف ہیں جو بٹ کوائن کے شرعی حکم پر اثر انداز ہوتے ہیں :

۱۔ جاری کرنے والی جہت کا مجہول ہونا۔

۲۔ کرنسی کے طور پر اس کے مستقبل کے کا مجہول ہونا۔

۳۔ کسی گارنٹی دینے والے کا نہ ہونا۔

۴۔ حکومتی سطح پر نگرانی اور نظم کا نہ ہونا۔

۵۔ speculationکی بہتات اور قیمت کا غیر یقینی ہونا۔

٦۔ غیر قانوی سرگرمیوں میں بکثرت استعمال۔

۷۔ ان صفات کی وجہ سے بٹ کوائن کا مالِ متقوم نہ ہونا۔

ان وجوہات کو تین اصول میں جمع کیا جاسکتا ہے: (۱) غرر، جہالت اور قمار۔ (پہلے چار اوصاف) (۲) ناجائز کام کا ذریعہ بننا (آخری دو اوصاف)۔ (۳) مذکورہ اوصاف کی وجہ سے بٹ کوائن کا مالِ متقوم نہ ہونا۔ حرمت کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ یہ ایسے مشتبہ امور پر مشتمل ہے جو شرعی طور پر درست نہیں ہیں ، اس لیے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے بچا جائے۔(یہ چوتھا اصول ہے) ۔ جواز کاموقف رکھنے والے علما نے حرمت کے ان دلائل کا جواب دیا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

اختتامی نوٹ:

(۱)۔ یہ رپورٹ صرف بٹ کوائن سے متعلق ہے اگرچہ مختلف اقسام کی کرپٹو کرنسیاں (Ripple, Ethereum)وغیرہ ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ لیکن ان کے درمیان بہت سارے فرق ہیں اور شرعی حکم جاننے کے لیے ان کا جاننا لازمی ہے۔

(۲)۔ مائننگ گروپس میں شرکت کرنے کے لیےمختلف قیود وضوابط ہیں۔ اس لیے یہ ممکن نہیں کہ سب پر ایک ہی شرعی حکم لگایا جائے۔ ہر صورت کا مستقل طور پر جائزہ لینا ہوگا۔ یہی حال ٹریڈنگ پلیٹ فارمز اور بٹ کوائن والٹ کا ہے۔

(۳)۔ جواز کے قول کی بنیاد پر متعین شرائط کے ساتھ بٹ کوائن کی ٹریڈنگ کو جائز قرار دینے کا مطلب یہ نہیں کہ مسلمانون کو بٹ کوائن میں سرمایہ کاری یا خریدوفروخت کرنے کی ترغیب دی جائے۔ کیونکہ جواز کے باوجود بٹ کوائن کے ساتھ بہت سارے ایسے خطرات منسلک ہیں جس کی وجہ سے اس کی قیمت ملکی کرنسیوں کے مقابلہ میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

ختم شد